© rasailojaraid.com

احکام و مسائل رمضان المبارک

از رشحات فکر : حضرت العلام مولانا حافظ عبدالغفورؒ بانی جامعہ العلوم الاثریہ جہلم

الحمد لله الذی کفٰی والصلٰوة والسلام علٰی عباده الذین اصطفٰی، اما بعد :

فقال الله تبارك وتعالٰی فی کلامه القدیم، اعوذبالله من الشیطان الرجیم

(یاایها الذین آمنو اکتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون٥)(سورۃ البقرۃ : ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

تشریح : اللہ رب العالمین نے اپنے انعام، فضل اور رحمت کی جو بارش اہل دنیا پر کی ہے۔ اس میں سے ایک بڑا انعام روزہ رمضان ہے جو اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ہے۔ قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیت میں روزہ کی فرضیت بیان کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جس طرح تم سے پہلی امتوں پر روزہ فرض ٹھہرایا گیا تھا، اسی طرح تم پر (یعنی امت محمدیہ ﷺ پر بھی) روزہ فرض قرار دیا گیا ہے۔

حدیث سے روزہ کی فرضیت : نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

"اتاکم رمضان شهر مبارك فرض الله علیکم صیامه،" (الحدیث۔ احمد۔ نسائی)

رمضان المبارک آچکا ہے یہ بابرکت مہینہ ہے۔ اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کردیئے ہیں۔

وہ لوگ بلند مرتبہ اور اونچے درجہ پر فائز ہیں جو رمضان المبارک کے دنوں میں روزے رکھتے اور راتوں کو قیام کرتے ہیں۔

مفہوم روزہ : اہل لغت کے نزدیک اوقات معینہ میں کھانے پینے سے رکے رہنے کا نام روزہ ہے۔ (المنجد)

اہل شرع نے صوم اور صیام سے یہ مراد لیا ہے کہ انسان صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے کھانے پینے اور دیگر محرکات سے بند رہے۔

فضیلت روزہ رمضان یا فلسفہ روزہ : تزکیہ نفس، مجاہدہ اور شہوات نفسانی پر قابو پانے میں روزے کو پورا دخل ہے۔ گو دوسری عبادتیں بھی تزکیہ، تقوٰی، زہد اور تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہیں مگر روزہ تمام خواہشات و شہوات سے روکتا ہے۔ روزہ مرغوب و محبوب اشیاء کو بھی چھڑاتا اور شہوانی و حیوانی قوتوں کو اعتدال پر لاتا ہے۔ تاکہ نفس، سعادت اخروی و حیات ابدی و سرمدی اور مسرت جاودانی حاصل کرنے کے قابل ہو کر اس کے لئے آمادہ و تیار ہو جائے۔ نفس کشی، جفاکشی اور حیات و مجاہدہ کا خوگر ہو۔ ہمدردی و غم خواری احسان اور نیک سلوک کی طرف مائل ہو۔ فقراء، مساکین اور اہل حاجت کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا اندازہ کرے۔ اور ان کو یاد کرے اور کھانا پینا ترک کر کے انسانی اعضاء پر شیطانی تصرف کے تمام راستے بند کردے اور ہر ایک عضو (ناک، کان، زبان، آنکھ، ہاتھ،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پاؤں)اور ہر ایک قوت سرکشی و طغیانی سے بند ہو جائے۔

روزہ ڈھال ہے : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

"الصیام جنة وحصن وحصین من النار" (مسند احمد) یعنی روزہ ڈھال ہے۔ جس طرح ڈھال کا کام، تلوار اور ہتھیار کے اثر سے بچانا ہے۔ اسی طرح روزے کا کام اللہ کی نافرمانی اور گناہوں سے روکنا اور بچانا ہے۔ الغرض یہ کہ شریعت اسلامیہ میں روزے کی فرضیت و مشروعیت میں بندوں کے لئے بڑی مصلحتیں ہیں۔ اور ان کے حق میں دنیا و آخرت دونوں جہان کی خوبیاں اور فوائد اس میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔

رؤیت ہلال : رمضان المبارک کے چاند کیلئے ایک اور عید کے چاند کے لئے دو مسلمان متبع شریعت کی شہادت ہونی چاہیئے (کتب احادیث)

رؤیت ہلال کی دعا : "اللھم اھله بالامن والامان والسلامة والاسلام ربی وربك الله" (ترمذی)

مشکوک روزہ : آں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ غبار یا بادل ہو تو مشکوک دن کا روزہ نہ رکھو۔ بلکہ شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ (بخاری و مسلم)

روزہ کی نیت : طلوع فجر سے پہلے فرضی روزے کی نیت کر لینی ضروری ہے۔ ورنہ اس کا روزہ صحیح نہیں۔ (مشکوٰۃ)

زبان سے نیت کے الفاظ بولنا "وبصوم غد نویت" کہنا بدعت ہے۔ اس کا شریعت محمدیہ ﷺ میں کوئی ثبوت نہیں۔ نیت در حقیقت دل کا فعل ہے۔ زبان کا فعل نہیں۔ یہ حکم فرضی روزے کے متعلق ہے۔ نفلی روزے کی نیت نماز فجر کے بعد صحیح ہے۔

افطار کی دعا : "ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله تعالیٰ" (ابو داؤد)

یعنی پیاس رفع ہو گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو روزہ کا اجر و ثواب ثابت ہو چکا۔

دوسری دعا : "اللھم لک صمت وعلیٰ رزقک افطرت"۔ خدایا میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔ (مشکوٰۃ)

رمضان شریف کے روزے کا ثواب : ابن آدم کی ہر نیکی پر دس سے سات سو گنا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مگر روزہ اس قانون سے الگ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ روزہ صرف میرے لئے رکھا جاتا ہے۔ اور اس کا بدلہ بھی میں خود ہی دوں گا۔ روزہ دار صرف میری رضا کے لئے کھانے پینے اور اپنی دیگر خواہشات کو ترک کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ : "اگر میری امت کو یہ معلوم ہو جاتا کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت یہ تمنا کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو جاتا"۔

ترک روزہ کا گناہ : جو شخص بلا عذر شرعی رمضان المبارک کا ایک روزہ چھوڑ دے تو پھر ساری عمر کے روزے اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی تلافی نہیں کر سکتے۔

اللہ کی رحمت سے دور کون ہے ؟ وہ بد نصیب اللہ کی رحمت سے دور ہے جسے رمضان جیسا بابرکت مہینہ ملے اور پھر بھی وہ اپنی بخشش نہ کرا سکے اگر وہ اس مہینے میں بھی نہ بخشا گیا تو پھر اس سے بڑھ کر اور کون سا دن اسے نصیب ہوگا۔ (ترغیب وترہیب)

رمضان المبارک کا احترام : سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا : جب رمضان کا مہینہ آتا ہے۔ آسمان، جنت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

یہ مہینہ ایسا بابرکت ہے کہ اس میں رحمت الٰہی کا پیہم نزول ہوتا ہے۔ اور بندگان الٰہی کے اعمال بلا روک ٹوک اللہ کے حضور میں پہنچائے جاتے ہیں اور مومنوں کی دعائیں اور نیکیاں قبولیت واجابت کے درجہ کو پہنچتی ہیں اور انہیں عمل صالح اور کار خیر کی توفیق ملتی ہے نیز معصیت اور گناہ سے بچنے اور کنارہ کش ہونے کو مدد اور قوت پہنچتی ہے۔

گناہوں کی معافی : جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام سابقہ گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اور شب قدر میں قیام کرنے والا جو ایمان اور ثواب کی نیت سے ایسا کرتا ہے۔ اس کے تمام سابقہ گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے۔

عبادت کا ستر گنا ثواب : جو شخص اس ماہ میں کوئی نفلی کام کرتا ہے تو اسے فرض کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اور جو فرض ادا کرتا ہے اسے اتنا اجر عطا ہوتا ہے جتنا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرنے سے ملتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

سخاوت اور ہمدردی کا مہینہ : رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں بہ نسبت دوسرے دنوں کے بہت سخاوت فرمایا کرتے تھے۔ نیز آپ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کا صدقہ تمام صدقوں سے بہتر ہے۔

آں حضرت ﷺ نے رمضان المبارک کو شہر المواساۃ فرمایا۔ یعنی یہ ایک دوسرے سے اظہار ہمدردی کا مہینہ ہے۔

نسخۂ صحت : نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : صوموا تصحوا۔ (ترغیب بحوالہ طبرانی)۔ یعنی روزے رکھا کرو صحت یاب ہو جاؤ گے۔

روزہ میں پرہیز : روزہ کا مقصد تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ یعنی نفس کو اخلاق رذیلہ وخصائل ناپسندیدہ سے پاک کر کے اپنے کو عمدہ اخلاق اور نیک اعمال اور نیک عادات سے مزین (یعنی آراستہ وپیراستہ) کرنا، اصل طہارت وپاکیزگیٔ نفس کی صفائی ہے۔ حرص، طمع، لالچ، غیبت، چغلی، بکواس، حسد، کینہ، ریاء، عداوت، بغض، خیانت، جھوٹ، وعدہ خلافی، فریب، نظر بد اور بری عادات سے کلیۃً اجتناب کرنا ہے۔ صرف کھانا پینا چھوڑ دینا اور بیوی کے اجتناب سے روزہ کی غرض وغایت نہیں ہے۔ بلکہ تطہیر نفس ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "من لم یدع قبول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ"۔ (بخاری شریف)

جو شخص روزے کی حالت میں جھوٹ اور جھوٹ پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ضرورت نہیں۔

سحری کے وقت اذان کہنا : "عن عائشةؓ " ان بلالاً یؤذن بلیل فقال رسول اللہ ﷺ کلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم فانه لایؤذن حتی یطلع الفجر (بخاری ص ۲۵۷ جلد ۱)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ بلالؓ رات کو اذان دیا کرتے تھے۔ اس لئے حضور ﷺ نے لوگوں کو فرمایا کہ تم کھانا پینا بند نہ کیا کرو۔ جب تک ابن ام مکتوم (عبداللہ) کی اذان نہ سن لو کیوں کہ وہ "صبح صادق ہوئے بغیر اذان نہیں دیتے"۔

تشریح : اس سے یہ چیز ثابت ہوئی کہ آں حضرت ﷺ نے رمضان شریف میں دو موذن مقرر کئے ہوئے تھے۔ ایک سحری کی اذان دیتا تھا۔ دوسرا فجر کی، تاکہ لوگ آواز پہچان کر سحری کھانے میں غلطی نہ کریں۔

اذان سحری کی غرض : "عن ابن مسعودؓ قال : قال رسول اللہ ﷺ لا یمنعن احد منکم اذان بلالؓ او قال نداء بلال فی سحور فانه یوذن او قال ینادی لیرجع قائمکم و یوقظ نائمکم (مسلم جلد اول ص ۳۵۰)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : تم کو بلالؓ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے۔ وہ تمہارے تہجد گزاروں کو گھر واپس لانے کے لئے اور سوئے ہوؤں کو جگانے کے لئے اذان کہتا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اس اذان کہلانے سے صرف یہ غرض تھی کہ قیام کرنے والوں کو مطلع کیا جائے اور سوئے ہوئے لوگوں کو جگایا جائے کہ وہ کھانے وغیرہ کی تیاری کرلیں۔

سحری کی اذان کے متعلق امام محمدؒ کا فرمان : "قال محمد : کان بلالؓ ینادی بلیل فی شهر رمضان لسحور الناس" (موطا امام محمد مترجم ص ۱۵۰)

یعنی امام محمدؒ (جو کہ امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہیں) فرماتے ہیں کہ حضرت بلالؓ ماہ رمضان میں رات کے حصہ میں لوگوں کو سحری کھلانے کی خاطر اذان دیا کرتے تھے۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ اذان سحری سنت نبوی ﷺ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ اذان سارا سال دینی چاہئے کہ صرف رمضان شریف میں۔

اس کے متعلق گذارش یہ ہے کہ احادیث نبویؐ میں اس کی صاف تصریح نہیں۔ صرف امام مالکؒ اور امام محمدؒ کے دو قول ہیں۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ یہ اذان ہمیشہ دینی چاہئے لیکن امام محمدؒ کے نزدیک اس کے لئے صرف ماہ رمضان ہی مناسب ہے۔

ہمارے خیال میں سنت سارا سال ہی ادا ہونی چاہئے اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم رمضان شریف میں تو اس پر ضرور عمل ہونا چاہئے۔ جذبۂ محبت رسول ﷺ کا یہی مقام ہے کہ ہر سنت پر عمل کیا جائے۔ سنی کا مطلب سنت پر عمل کرنا ہے۔ ورنہ صرف نام سے چنداں فائدہ نہیں۔

لہٰذا تمام احباب سے استدعا ہے کہ جب ایک کام کے لئے کئی ثبوت موجود ہوں اور اس کے خلاف کوئی حکم نہ ہو تو اسے کیوں چھوڑا جائے؟

آیئے! ہم سب مل کر پورے خلوص اور جذبہ کے ساتھ عمل کریں۔ ممکن ہے کہ ہمارا یہی عمل اس بے پرواہ ذات کو پسند آ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جائے اور روز محشر ہماری بخشش کا ذریعہ بن جائے۔ و ما علینا الا لبلاغ۔

وما ارید الا الا صلا ح فی امور الدین والدنیا

سحری کا حکم : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ سحری کھایا کرو اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔(مشکوٰۃ)

یعنی قوت قائم رہتی ہے۔ اور آدمی ضعف، ناتوانی کا شکار نہیں ہونے پاتا جس سے وہ کسب معاش، عمل صالح اور عبادت الٰہی کے سلسلے میں تمام امور بآسانی بجا لاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان فرق سحری کا ہی ہے۔ یعنی ہم سحری کھاتے ہیں وہ نہیں کھاتے۔ سحری کا وقت پہچاننا اور سنت کے مطابق سحری کھانا افضل ہے۔

سحری کا وقت : نبی کریم ﷺ کی سحری اور اذان فجر کے درمیان بقدر پچاس آیتیں پڑھنے کے وقفہ (فاصلہ) ہوتا تھا۔ اس لئے سحری کھانے میں تاخیر افضل ہے۔

سحری و افطار : عام طور پر لوگ سحری میں جلدی اور افطار میں دیر کرنے کو اچھا تصور کرتے ہیں اور اگر کوئی سنت صحیحہ کے مطابق سحری میں دیر (طلوع فجر سے پہلے) اور روزہ افطار کرنے میں جلدی (غروب شمس کے بعد) کرتا ہے تو لوگ اسے برا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ سنت یہ ہے کہ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لیا جائے۔ اور سحری بھی بہت پہلے نہ کھائی جائے۔

افطاری میں جلدی کرنے کا حکم : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک لوگ افطار میں جلدی کریں گے وہ بھلائی میں رہیں گے اس لئے کہ یہود و نصاریٰ افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔

قبولیت کی دعا : صحیح احادیث میں آتا ہے۔ کہ تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(۱) روزہ دار کی دعا بوقت افطار　　(۲) امام عادل کی دعا　　(۳) مظلوم کی دعا

روزہ دار کو دو خوشیاں : سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔

ایک خوشی اس وقت جب وہ روزہ افطار کرتا ہے۔

دوسری خوشی اس وقت نصیب ہوگی جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔

روزہ کس چیز سے افطار کرنا سنت ہے ؟ روزہ تر کھجوروں سے افطار کرنا چاہئے۔ اگر تر نہ ملیں تو خشک ہی سے۔ ورنہ پانی سے افطار کرنا بھی سنت ہے۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

بعض لوگ نمک سے روزہ افطار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ اُس کا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ امام شوکانی ؒ نے کھجور سے مراد تمام میٹھی چیزیں لی ہیں۔

روزہ کن اشیاء سے نہیں ٹوٹتا : (۱) تر یا خشک مسواک کرنا (۲) خوشبو لگانا (۳) سر پر گیلا کپڑا رکھنا (۴) آنکھوں میں سرمہ یا کوئی دوائی ڈالنا (۵) سر یا بدن پر تیل لگانا (۶) احتلام ہو جانا (۷) خود بخود قے آجانا (۸) روزہ رکھ کر صبح صادق کے بعد جنابت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا غسل کرنا۔ (۹) ہنڈیا کا نمک چکھ کر فوراً تھوک دینا۔ (۱۰) پچھنے لگوانا، بشرطیکہ کمزوری کا ڈر نہ ہو، (۱۱) دریا میں غوطہ لگانا جس سے ناک یا حلق کے ذریعے پانی اندر نہ جائے۔ (۱۲) ناک میں بغیر مبالغہ کے پانی چڑھانا (۱۳) لعاب دہن کا اندر ہی اندر پیٹ میں چلے جانا (۱۴) بلا مبالغہ کلی کرنا اور کلی کے بعد پانی کی تری کا تھوک کے ساتھ اندر چلے جانا (۱۵) مکھی کا حلق میں اتر جانا (۱۶) ناک میں بلا مبالغہ پانی چڑھاتے وقت بغیر قصد وارادہ کے پانی کا اندر چلے جانا۔ (۱۷) مسوڑھے کے خون کا تھوک کے ساتھ اندر چلے جانا (۱۸) بھول کر کھا پی لینا (۱۹) دھوئیں یا آٹے کا اڑ کر اندر چلے جانا (۲۰) کان میں دوائی ڈالنا (۲۱) دانتوں میں اٹکے ہوئے ریزوں کا جو محسوس نہ ہوں اندر چلے جانا (۲۲) ٹیکہ لگوانا (مگر اجتناب بہتر ہے) (۲۳) بیوی کا بوسہ لینا یا محض ہمکنار ہونا (مگر جوان کو اس سے پرہیز کا حکم دیا گیا ہے۔

کن اشیاء سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے : (۱) دانستہ کھانا پینا (۲) دانستہ جماع کرنا (۳) قصداً قے کرنا (۴) حقہ سگریٹ وغیرہ پینا (۵) مبالغہ کے ساتھ ناک میں پانی یا دوائی چڑھانا یہاں تک کہ حلق کے نیچے اتر جائے۔ (۶) منہ کے علاوہ کسی زخم وغیرہ کے راستہ سے یا نلکی کے ذریعہ سے غذا یا دوائی اندر پہنچانا (۷) عورت کو حیض یا نفاس کا خون آجائے (۸) جماع اور اس کے ملحقات سے۔

روزہ افطار کرانے کا ثواب : حضرت زید بن خالدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزے دار کا روزہ افطار کرائے، یا کسی غازی کا سامان درست کرے تو اس کو اس کے برابر ثواب ملے گا۔ (بیہقی)

لیلۃ القدر

یہ وہی مبارک رات ہے جس رات قرآن شریف لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا۔ یہ وہی رات ہے جس کی شان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (لیلۃ القدر خیر من الف شھر) (قرآن) یعنی اس اکیلی رات کا قیام، ہزار ماہ یعنی ۸۳ سال اور چار ماہ کی عبادت سے افضل ہے۔

یہ وہی رات ہے جس دن حضرت جبرائیلؑ لاتعداد فرشتوں کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اور ذکر الٰہی کی مجالس میں شریک ہوتے ہیں اور ذکر الٰہی کرنے والوں کے حق میں استغفار کرتے ہیں۔ یہ وہی رات ہے جس رات آئندہ سال پیدا ہونے والوں کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ یہ وہی رات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلائے عام ہوتی ہے :

کہ اے گنہگارو! اٹھو، استغفار کرو، میری رحمت تمہاری خطائیں بخشنے کے لئے بے تاب ہے۔

اے بھوکے مرنے والو! اور اے در در کی ٹھوکریں کھانے والو اٹھو گڑگڑاؤ اور مانگو میرا فضل جوش مار رہا ہے۔

اور اے مبتلان معصیت! میری پناہ میں آجاؤ کہ میں تمہارے روگ دور کرنے پر آمادہ ہوں اور یہ صدا صبح صادق کے طلوع ہونے تک بدستور جاری رہتی ہے۔

عام طور پر مشہور ہے کہ لیلۃ القدر، ستائیسویں رات ہے لیکن یہ کلیہ درست نہیں اس رات کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر ماہ مقدس کے آخری دہا کہ (یعنی آخری دس دنوں) کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ ویں (پانچ) راتوں میں رحمت الٰہی کا طلبگار رہے۔ اور رب رحیم وکریم کے سامنے سر بسجود رہ کر نہایت خضوع

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وخشوع کے ساتھ یہ دعا کثرت سے پڑھے۔" اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی،(مشکوٰۃ)

مریض اور مسافر : مریض اور مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ مگر رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہونے کے بعد اس کی قضاء دینی ہو گی۔ (قرآن مجید)

حاملہ اور مرضعہ : حاملہ اور مرضعہ (یعنی دودھ پلانے والی) کو اگر خوف ہو کہ روزہ سے بچے کو نقصان پہنچے گا تو اس کو بھی روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔ ہاں روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے اور ممکن ہو تو بعد میں قضائی بھی کرے۔ (ابن کثیر)

کفارہ : بلا عذر شرعی روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے، اگر یہ بھی طاقت نہ ہو تو بیک وقت ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (ترمذی)

فدیہ : دائم المریض یا بہت بوڑھا جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو صبح و شام کھانا کھلائے۔ (ابن کثیر)

ایام حیض میں روزہ کی قضاء : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں ہم حیض کی حالت میں ہوتیں تو ہمیں روزہ کی قضا کا حکم دیتے مگر نماز کی قضا کا حکم نہ دیتے۔

تشریح : عورتیں ایام حیض میں نہ روزہ رکھیں اور نہ نماز پڑھیں البتہ روزہ کی قضا کریں اور نماز کی قضا نہ کریں اور یہی حکم نفاس والی عورت کا ہے کہ وہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔ پاک ہو کر روزوں کی قضا کرے اور نماز کی قضاء نہ کرے۔

اعتکاف

اخیر عشرہ میں اعتکاف سنت ہے۔ اگر تمام بستی میں کوئی بھی نہ کرے تو سب کے ذمے ترک سنت کا وبال رہتا ہے۔

اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے (نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنا بدعت ہے) مسجد میں رہ کر عبادت کرنا اور سوائے ضروری حاجت اور غسل اور وضو کے مسجد سے باہر نہ آنا۔ خاموش رہنا اعتکاف میں ہرگز ضروری نہیں البتہ نیک کلام کرنا اور بد کلامی و لڑائی جھگڑے سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

اعتکاف اس مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں نماز پنج گانہ باجماعت ہوتی ہو۔ اگر پورے اخیر عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو بیس تاریخ کو آفتاب غروب ہونے سے قبل مسجد میں چلا جائے۔ اور جب عید کا چاند نظر آئے تو اعتکاف چھوڑ دے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ ایک دو روز یا ایک آدھ گھنٹہ کیلئے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں رہے۔ دس دن کے اعتکاف کا ثواب دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صدقۂ فطر

صدقۂ فطر کس پر فرض ہے ؟ صدقۂ فطر کے لئے ضروری نہیں کہ وہی لوگ ادا کریں جو صاحب نصاب ہوں بلکہ جس طرح ایک امیر اور دولت مند پر فرض ہے۔ اسی طرح غریب پر بھی فرض ہے کہ جس کے پاس عید کے دن اپنے اہل و عیال سے ، اس قدر زائد خوراک موجود ہو کہ وہ ہر ایک کی طرف سے ایک صاع غلہ دے سکے۔ اگر پورا نہ ہو تو جتنا ہو اتنا ہی دے دے۔ بلکہ غرباء کو امیروں کے دیئے ہوئے میں سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہیئے۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: "فرض رسول الله ﷺ زكوٰة الفطر من رمضان صاعا من تمر وصاعا من شعير على العبد والحر والذكر والانثى والصغير والكبير من المسلمين۔

(بخاری و مسلم)

یعنی آنحضرت ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع (دو سیر گیارہ چھٹانک) جو سے ۔ غلام آزاد ، مرد و عورت ، بالغ و نابالغ تمام مسلمانوں پر فرض کیا ہے۔

نوٹ : اگر کوئی شخص عید گاہ جانے سے چند منٹ پہلے مسلمان ہو جائے تو اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔ اور جو بچہ عید سے پہلے پیدا ہو جائے اس کا بھی صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے۔

صاع کا وزن : صاع مدینہ معتبر ہے۔ اور اس کا صحیح اندازہ پانچ رطل اور تہائی رطل ہے۔ اس حساب سے صاع (دو سیر گیارہ چھٹانک (پاکستانی) ہوتا ہے۔ یہ امام شافعیؒ کا اندازہ ہے جو سلف کے زیادہ قریب ہے اور یہی قول راجح ہے۔

اور صاع عراقی و کوفی وغیرہ جو امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے وہ صحیح نہیں کیونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ صاع مدینہ منورہ کا اور وزن اہل مکہ کا معتبر ہے ، یہی وجہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد امام ابو یوسفؒ نے بھی امام شافعیؒ کے قول کی طرف رجوع کیا ہے۔ اس سے زیادہ اس کے بارے میں تحقیق کیا ہو سکتی ہے ؟

صدقہ فطر کس وقت ادا کیا جائے ؟ صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کرنا چاہیئے اگر عید کی نماز کے بعد ادا کیا جائے گا تو وہ صدقہ فطر شمار نہیں ہو گا۔ بلکہ ایک عام صدقہ ہو گا۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "امر رسول الله ﷺ بزكوٰة الفطر قبل خروج الناس الى المصلى" (صحیح بخاری) یعنی نبی کریم ﷺ نے عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا، بلکہ بہتر یہ ہے کہ عید سے ایک روز پہلے ہی ادا کیا جائے۔ تاکہ غریب بیچارے ضروریات عید خرید سکیں۔

نوٹ : صدقۂ فطر ہر قسم کے اناج یا کھجور یا پنیر یا آٹے یا کشمش بقدر ایک صاع (دو سیر گیارہ چھٹانک) فی کس ادا کرنا چاہیئے (زاد المعاد) اگر نقد روپے دینا چاہے تو مذکورہ اشیاء کے بھاؤ کے مطابق دے سکتا ہے۔

© rasailojaraid.com